عنوان : گروی اشیاء کی شرعی حیثیت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ گروی مکان اسلام کی روح سے جائز ہے، اور اگر ہے تو اس کے لئے کوئی خاص شرائط ہیں۔ شکریہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد

مکان اور کوئی بھی مالیت والی چیز گروی رکھنا اور رکھوانا جائز ہے لیکن اس میں درج ذیل چیزوں کا خیال رکھا جائے۔ (1) گروی شدہ چیز کی آمدنی، اجرت، محصول وغیرہ رہنے رکھوانے والے (راہن) کی ملکیت ہے۔ (2) مرتھن (جس کے پاس چیز رہن رکھی گئی ہے) اس چیز میں تصرف کا مجاز نہیں ہے اِلاکہ جو نص سے ثابت ہے یعنی جس طرح حدیث میں آیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: الظھر یرکب بنفقتہ إذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب بنفقتہ إذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقة (صحیح بخاری کتاب الرحن باب الرحن مرکوب ومحلوب) ''رہن رکھے ہوئے جانور پر مصارف واخراجات کے بدلے سواری کی جاسکتی ہے اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ مصارف کے بدلے پیا جاسکتا ہے جبکہ وہ رہن ہو اور جو آدمی سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے اس کے اخراجات کا ذمہ دار بھی وہی ہوگا۔'' اس طرح مرہونہ زمین سے فائدہ اٹھانا بھی جائز ہے اگر اس پر جس قدر خرچ کیا جائے اتنا فائدہ اٹھا لیا جائے۔ مذکورہ بالا حدیث کی بنا پر ہر وہ مرتھن چیز جس کی دیکھ بھال نہ کرنے سے تلف ہو جانے کا خدشہ ہو اس سے بقدر خرچ اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن مکان کی صورت حال کچھ اور نوعیت کی ہے۔ مکان گروی رکھنے والا اسے استعمال نہیں کرسکتا اگر استعمال کرنا چاہے تو اس کا راہن سے کرایہ وغیرہ کا طے کرلے کیونکہ آج کل صورت حال یوں ہے کہ ایک آدمی مکان رہن رکھ کے مرتھن سے کچھ رقم لیتا ہے اور مرتھن اس مکان سے فائدہ اٹھاتا ہے یعنی اس میں سکونت اختیار کرتا ہے جبکہ راہن اس کی رقم استعمال کرتا ہے حالانکہ مکان کو جانور وغیرہ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جانور کا اگر دودھ وغیرہ نہ دھویا جائے گا اور چارہ وغیرہ نہ ڈالا جائے گا تو اس کے تلف وضرر کا خدشہ ہے جبکہ مکان میں ایسی کوئی صورت نہیں ہاں اگر وہ راہن سے مکان کا کرایہ طے کرلیتا ہے تو اس میں سکونت اختیار کرسکتا ہے وگرنہ اس کا اس سے فائدہ اٹھانا سود کے زمرے میں آئے گا۔

وباللہ التوفیق

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ

www.urdufatwa.com---نوٹ محترم بھائی جو عنوان اوپر لکھا گیا ہے اسی عنوان کے تحت یہ فتوی فتویٰ سائٹ پر بھی پبلش کیا گیا ہے